بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بار ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱ ؍

جلد ۳ | ۲۰ ہجرت ۱۳۲۸ ہش | ۲۰ مئی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۱۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۹ ؍ مئی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ حرارت اور تیزی نبض بدستور ہیں۔ رات پھر دانتوں میں درد کا تین دفعہ شدید دورہ ہوا البتہ دن کے وقت درد کی شدت میں کمی رہی۔ ڈاکٹروں کے نزدیک یہ اعصابی درد ہے۔ اگر کسی صاحب کو علاج معلوم ہو تو تحریر فرمائیں۔

پاکستان میں شراب کی کامل بندش ہونی چاہیئے

لاہور ۱۹ ؍ مئی ۔ پاکستان آئین ساز اسمبلی کے رکن چوہدری نذیر احمد خان نے آج ایک بیان میں کہا کہ حکومت کو چاہیئے کہ ایک سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے ماتحت پاکستان کے مسلمانوں پر شراب کو ضرور بند کردے۔ اور اسے کسی سیاسی پروپیگنڈے کا بہانہ نہ بنائے۔ آپ نے کہا ابھی تک بحیثیت مجموعی حکومت پاکستان نے امتناع خمر کے بارے میں کوئی پالیسی اختیار نہیں کی۔ پچھلے دنوں بھی جب پنجاب میں شراب بند تھی۔ سندھ میں دور جام عام چل رہا تھا۔ کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت دوسرے کاموں کو اہم جان کر اس کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتی ہے۔ آپ نے کہا۔ جب بھی کسی شرعی شق میں رخنہ پیدا ہوتا ہے۔ اس سے اسلامی حکومت کے اس تصور کی توہین ہوتی ہے جس کے لئے مسلمانان پاکستان نے قربانیاں کیں۔

شراب خوری اسلام میں کلیۃً حرام ہے۔ اور ہمیں اسے حرام قرار دے کر بند کرنے کی جرأت کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا ایک عذر مالیے میں کمی کا پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن کیا ہم اسلام کے لئے اتنی بھی قربانی نہیں کر سکتے۔ ہم صنعتی اور زرعی سکیموں کو ترقی دے کر اور نئے ٹیکس لگا کر اس کمی کو پورا کر سکتے ہیں۔

بقایا مالیہ فراہم کرنے کی مہم

لاہور ۱۹ ؍ مئی ۔ حکومت مغربی پنجاب کاشتکاروں سے اراضی کا بقایا مالیہ فراہم کرنے کے سلسلے میں تمام افسروں کے نام خاص احکام جاری کر رہی ہے۔ کہ وہ مالیے کی فہرستیں مرتب کریں۔ اور بروقت رقوم وصول کرلیں۔ اگر یہ رقوم وصول ہوگئیں۔ تو حکومت کو ایک کروڑ روپے کا اضافہ ہو جائے گا۔ ربیع ۱۹۴۹ء کی زرعی اراضی کے لگان کے متعلق توقع ہے کہ مہاجر کاشتکاروں سے مالیہ کا تین گنا اور غیر مسلم تارکین سے پرانے مزارعین سے چھ گنا لگان لیا جائے۔

مختصر مگر اہم

فلشنگ میڈو ۔ ۱۹ ؍ مئی (بی ۔ بی ۔ سی) آج اسمبلی کی غالب اکثریت نے یہ فیصلہ کر دیا کہ اطالوی نو آبادیوں کے مسئلے پر بحث اسمبلی کے ستمبر کے اجلاس پر ملتوی کر دی جائے۔ برطانوی منصوبے کی شکست پر برطانیہ اور سوویٹ یونین نے مگر اس تجویز کی مخالفت کی کہ ستمبر تک کے دوران میں کوئی مزید تحقیقات کی جائے۔

پشاور ۱۹ ؍ مئی ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ سرحد میں ایک متوازی لیگ بنانے کے لئے پیر صاحب مانکی شریف کی صدارت میں ایک آرگنائزنگ کمیٹی بن گئی ہے۔ خان غلام احمد خان کے انکشاف کے مطابق صوبہ سرحد کے سابق وزیر مالیات، خان محمد عباس خان اس کمیٹی کے خزانچی اور وہ خود سیکرٹری ہوں گے۔

کراچی ۱۹ ؍ مئی ۔ برطانی اوورسیز کے جوئنٹ ہیڈ کوارٹر نے اطلاع کیا ہے کہ ہانگ کانگ اور شنگھائی کے درمیان آج سے ہوائی سروس غیر معین عرصہ کے لئے بند کر دی گئی ہے۔

کراچی ۱۹ ؍ مئی ۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان نے ایک گشتی مراسلے میں تمام مسلم لیگوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ مہاجرین کشمیر کے لئے اناج اکٹھا کرنے کی مہم شروع کر دیں۔

ہندوستانی جواب پر غور و خوض

نئی دہلی ۱۹ ؍ مئی ۔ اتحادی قوموں کا کشمیر کمیشن کل یا پرسوں سرینگر میں کشمیر کے آخری صلح سے متعلقہ ہندوستانی جواب پر غور کرے گا۔ ڈاکٹر لوزانو جنہیں کل سربمہر لفافے میں جواب دیا گیا تھا آج سرینگر کو روانہ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس لفافے کو کمیشن کے روبرو ہی کھولا جائیگا آپ نے کہا اگر جواب موافق نہ ہوا۔ تو کمیشن کسی معاہدے پر پہونچنے کے لئے ایک اور کوشش کریگا لیکن اس بات کا فیصلہ اسی وقت ہوسکیگا۔ جب دونوں حکومتوں کے جوابات پہونچ جائیں گے۔

کل جو کمیشن کے ارکان سرینگر پہونچے۔ ان کے ہمراہ مجلس اقوام کے سیکرٹری جنرل کا خاص نمائندہ بھی تھا باقی آج پہونچ رہے ہیں۔ جن کے ہمراہ کمیشن کے فوجی مشیر بھی ہوں گے۔

مغربی پنجاب میں اگلے چار سال میں بارہ سو سکول کھولے جائینگے

مصارف کو پورا کرنے کے لئے تعلیمی ٹیکس لگانے کا امکان

لاہور ۱۹ ؍ مئی ۔ آج مسٹر بی ۔ اے ۔ ہاشمی ڈائرکٹر محکمہ تعلیم مغربی پنجاب نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آئندہ چار سال کے اندر اندر مغربی پنجاب میں بارہ سو نئے پرائمری سکول کھولے جائیں گے۔ جن میں سے آٹھ سو لڑکوں کے لئے ہوں گے۔ اور چار سو لڑکیوں کے لئے۔ ان سکولوں پر ستر لاکھ سے زیادہ خرچ آئے گا۔ سکیم یہ ہے کہ اپریل ۱۹۵۰ء سے ہر سال ۳۰۰ نئے سکول کھولے جائیں۔ دو سو لڑکوں کے لئے اور سو لڑکیوں کے لئے

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا چونکہ سرمایہ اتنا زیادہ نہیں ہے۔ اس لئے کام نہایت سادہ طریق پر شروع کیا جائے گا۔ ان سکولوں کے واسطے استاد مہیا کرنے کے لئے چار نارمل سکول بھی کھولے جائیں گے۔ جن میں ہر سال ۴۰۰ اساتذہ تیار کئے جائیں گے۔ ان میں سے ۱۶۰ [illegible] تعلیم بالغاں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا فی الحال ہوا دو لاکھ [illegible] مصارف سے معمولی بنیادوں پر کام شروع کیا جائے گا۔ اور اس میں نستعلیق کی بجائے خط نسخ کے ذریعہ تعلیم دی جائے گی۔

آپ نے اصل ضرورت کے بالمقابل موجودہ تعلیمی گرانٹ کو آٹے میں نمک کے برابر قرار دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ایک خاص تعلیمی ٹیکس لگایا جائے۔ جسے عوام اس کی اہمیت کے پیش نظر نہایت فراخ دلی سے ادا کریں۔ کیونکہ موجودہ گرانٹ صرف اڑھائی کروڑ کے قریب ہے حالانکہ اصل ضرورت کے مطابق پرائمری سکول کھولنے کے لئے ہی چھ کروڑ روپے سالانہ گرانٹ کی ضرورت ہے۔

(نامہ نگار خصوصی)

— لاہور ۱۹ ؍ مئی آج لاہور کے اردو مصنفین نے ایک غیر معمولی اجلاس میں مغربی پنجاب اردو اکیڈیمی سوسائٹی بنانے کا فیصلہ کیا۔ اس سوسائٹی کے صدر مولانا صلاح الدین احمد مدیر ادبی دنیا اور سکرٹری مسٹر عبد اللہ بٹ ہوں گے اس سوسائٹی کا مقصد اردو کو دنیا کی دوسری زبانوں کے معیار پر لانا ہوگا۔ (ستار)

صوبہ سرحد کی خبریں

پشاور ۱۹ ؍ مئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرحد نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کے لئے ۲۰ فیصدی نائب تحصیلداروں کی اسامیاں قبائلی علاقوں کے لئے وقف کی جائیں۔ ان نائب تحصیلداروں کے لئے تعلیم کا معیار میٹرک یا اس کے برابر ہوگا۔

پشاور ۱۹ ؍ مئی ۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ پشاور تحصیل میں گزشتہ فصل ربیع چونکہ تباہ ہوگئی تھی۔ لہٰذا اس تحصیل کے ۲۷ دیہات کا ۳۳ ہزار مالیہ معاف کر دیا جائے۔

پشاور ۱۹ ؍ مئی ۔ حکومت سرحد نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ صوبے میں ۵۲ ہزار مہاجرین کو آباد کیا گیا ہے۔ ۲۰ ہزار روپے ان کی امداد کے لئے مخصوص کئے گئے۔ کئی ایک صنعتی مراکز کھولے گئے۔ اور فیصلہ کیا گیا ہے کہ غریب مہاجر بچوں اور بچیوں سے آئندہ کوئی تعلیمی فیس نہ لی جایا کرے۔

خاتون پاکستان کا خیر مقدم

مظفر آباد ۱۹ ؍ مئی ۔ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے آج بیگم عبد القیوم کے ساتھ آزاد کشمیر علاقے کا دورہ کیا۔ مظفر آباد، چکوٹی اور چناری میں آپ کا پرتپاک خیر مقدم ہوا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

قادیان کے متعلق حکومت کی پالیسی میں تبدیلی

از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے لاہور

جیساکہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ قادیان میں اب بظاہر نارمل حالات پیدا ہو رہے ہیں اور ہمارے دوستوں کو نقل و حرکت کی کافی سہولت مل گئی ہے۔ لیکن حالات کے گہرے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تبدیلی ابھی تک کسی طرح تسلی بخش نہیں سمجھی جا سکتی۔ حقیقتاً یہ تبدیلی سکھ قوم کے اقتدار کی جگہ ہندو قوم کے اقتدار کا رنگ رکھتی ہے۔ جب تک سکھ قوم اور سکھ پالیسی کا غلبہ رہا۔ قادیان اور اس کے ماحول میں برملا ظلم و تشدد اور لوٹ مار کا منظر نظر آتا رہا۔ لیکن اب آہستہ آہستہ اس منظر نے بدل کر ہندو اقتدار کی پالیسی کو جگہ دے دی ہے۔ جس میں بظاہر نارمل حالات کا دور دورہ نظر آتا ہے اور ابتری کی بجائے تنظیم کے حالات دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن تنظیم کے اس ظاہری پردہ کے پیچھے نقصان پہنچانے کی منظم پالیسی نظر آ رہی ہے۔ چنانچہ نئے دور میں حکومت کی پالیسی نے ذیل الیسی باتوں کو جنم دیا ہے جو اوپر کی تبدیلی کی طرف واضح اشارہ کر رہی ہیں۔

(۱) قادیان میں یا یوں کہنا چاہیئے کہ مشرقی پنجاب میں الفضل کا داخلہ حکومت مشرقی پنجاب کے حکم کے ماتحت بند کر دیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اب ہمارے قادیان کے دوست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے خطبات اور جماعتی تحریکات اور احمدیہ مشنوں کی رپورٹوں وغیرہ سے کلیۃً محروم ہو گئے ہیں یا بالفاظ دیگر جماعت کی مذہبی تنظیم کے مرکزی نقطہ سے بالکل کاٹ دیئے گئے ہیں۔ بظاہر اس حکم کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ الفضل میں ایسی باتیں شایع ہوتی ہیں جو حکومت ہندوستان کے مفاد کے خلاف ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ الفضل کی پالیسی میں کوئی نئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ فسادات کے بعد سے ایک ہی پالیسی چلی آ رہی ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اب الفضل میں پہلے کی نسبت مذہبی مضامین کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ کیونکہ یہی اس کی اصل غرض و غایت ہے اور سیاسی نوعیت کے مضامین بہت کم ہوتے ہیں۔ باوجود ان حالات کے الفضل کا فسادات کے بعد تو جاری رہنا مگر اب آ کر بند کیا جانا حکومت کی تبدیل شدہ پالیسی کی ایک واضح دلیل ہے

(۲) قادیان جماعت احمدیہ کا مقدس مقام ہے اور یہ دنیا بھر کا مسلمہ اصول ہے کہ ہر قوم اپنے اپنے مقدس مقامات کی خدمت اور احترام کے لئے تحائف اور ہدایا اور مالی نذرانے بھیجا کرتی ہے اور آج تک دنیا کی کسی مہذب حکومت نے اس قسم کے مالی یا جنسی تحائف میں روک نہیں ڈالی اور اس وقت تک قادیان میں بھی اس قسم کے تحائف جاتے رہے ہیں لیکن حال ہی میں بعض ان منی آرڈروں کو جو باہر سے قادیان بھجوائے گئے تھے ہندوستان کی حکومت نے روک لیا ہے۔ حالانکہ جو احمدی قادیان میں بیٹھے ہیں ان کے گزارہ کی کوئی صورت نہیں ہے۔ کیونکہ ان کی سب جائدادیں ان کے ہاتھ سے چھینی جا چکی ہیں۔ پس ان حالات میں بیرونی منی آرڈروں کو روکنا مقامی مسلمان آبادی کو بھوکا مارنے کے مترادف ہے

(۳) قادیان میں سالہا سال سے یعنی تقسیم پنجاب سے بھی پہلے سے حکومت جماعت احمدیہ کو اسامی کی اجازت دیتی رہی ہے کہ وہ لنگر خانہ اور دوسرے احمدیہ اداروں کے لئے اکٹھی گندم خرید لیا کریں۔ لیکن اس سال حکومت مشرقی پنجاب نے اسامی کی اجازت نہیں دی اور ہدایت جاری کی ہے کہ ہر احمدی اپنا الگ الگ راشن کارڈ حاصل کرے جس کی غرض سوائے اسکے کوئی نظر نہیں آتی کہ قادیان کے احمدیوں کی خوراک کے مسئلہ کو اپنے ہاتھ میں محفوظ کر لیا جائے۔ ہمارے دوستوں کی طرف سے یہ دلیل پیش کی گئی کہ جو نظام سالہا سال سے چلا آیا ہے اسے اب بدلنے کی کوئی وجہ نہیں اور انفرادی راشن کارڈوں میں یہ خطرہ بھی ظاہر ہے کہ ہر شخص کو اپنا علیحدہ علیحدہ راشن لینے کے لئے بازار جانا ہوگا۔ جس میں جھگڑوں کے امکانات بڑھ جائیں گے اور پھر جب قادیان کی احمدی آبادی معین ہے اور اس میں حکومت کی اجازت کے بغیر کمی بیشی نہیں ہو سکتی تو پھر اکٹھی خرید کی اجازت دینے میں یہ خطرہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ضرورت سے زیادہ گندم خرید لی جائے گی۔ یا کہ خرید کے بعد ضائع کر دی جائے گی۔ علاوہ ازیں گندم کا جو بھی ذخیرہ ہوگا۔ وہ بہرحال قادیان میں ہی رہے گا۔ اور حکومت کی نظروں کے سامنے رہے گا۔ مگر باوجود ان معقول دلیلوں کے گورنمنٹ نے اپنے حکم کو نہیں بدلا اور ابھی تک یہ اصرار کر رہی ہے کہ ہر احمدی انفرادی راشن کارڈ حاصل کرے۔

اوپر کی باتوں سے واضح ہے کہ برملا ظلم و تشدد اور لوٹ مار کا دور دورہ تو اب بظاہر گذر چکا ہے۔ لیکن اسکی جگہ ایسی پالیسی نے لے لی ہے۔ جسے مخفی مگر منظم تشدد کا نام دیا جا سکتا ہے۔ بہرحال ہمارا اصل اپیل خدا کے پاس ہے اور وہی انشاءاللہ اپنی جماعت کا حافظ و ناصر ہوگا۔ اور دنیا والے خواہ کوئی بھی صورت اختیار کریں آخری فتح و ظفر یقیناً خدا کے نام کی ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے ٹال نہیں سکتی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر سندھ اور جماعتیں

احباب کو معلوم ہوگا کہ گذشتہ دنوں حضور کی آنکھوں پر شدید حملہ ہوا تھا۔ گو پہلے کی نسبت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت افاقہ ہے۔ لیکن بوجہ آنکھوں کی بیماری کے دھوپ کی برداشت نہیں ہو سکتی۔ اسلئے اس دفعہ حضور سندھ تشریف لے جاتے ہوئے حسب سابق جماعتوں سے ملاقات نہ فرما سکیں گے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ روہڑی تک کوئی جماعت ملنے کے لئے نہ آئے۔

(اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)

تحریک ستمبر اور احباب جماعت

یہ سنت اللہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو انعامات دینا چاہتا ہے تو پہلے انہیں ابتلاء میں ڈالتا ہے تاکہ وہ جائزہ لے کہ اس کے بندے اپنے دعویٰ ایمان میں کہاں تک صادق ہیں۔ گذشتہ سال سے جماعت احمدیہ جس دور سے گذر رہی ہے۔ وہ کسی بیان کی محتاج نہیں۔ پس ان مصیبت اور مشکلات کے ایام میں اپنے ایمان کے مظاہرہ کا اچھا طریق ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی عملی رنگ میں تعمیل کی جائے۔ حضور چاہتے ہیں کہ ان مصائب کے ایام میں جماعت پہلے سے بہت زیادہ ہمت قربانی اور ایثار کا نمونہ پیش کرے۔ تاکہ جماعت بحیثیت جماعت کے اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنے والے انعامات اور فضلوں کی وارث بنے۔

حضور نے ابتلاء میں جماعت کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"ان مصیبت کے ایام میں زیادہ سے زیادہ کماؤ کم سے کم خرچ کرو زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فیصدی ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالےٰ توفیق فرمائے۔"

اس تحریک کے پہنچتے ہی مخلصین جماعت نے عملی رنگ میں لبیک کہنا شروع کر دیا۔ مگر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اسباب کو محسوس کرتے ہوئے کہ ابھی ساری جماعت میں وہ طاقت اور قوت پیدا نہیں ہوئی کہ وہ بڑی قربانیوں کے لئے یکدم تیار ہو سکے۔ اس لئے حضور نے جماعت کی اکثریت کو ثواب میں شریک کرنے کے لئے اس سکیم میں تبدیلی فرما دی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"وہ تبدیلی یہ ہے کہ بجائے ۲۵ فی صدی کے ۱۶½ فی صدی اور بجائے ۵۰ فیصدی کے ۳۳ فیصدی حد رکھی جائے۔ اس میں وہ تمام چندے شامل ہوں گے۔ جو اس وقت تک سلسلہ کی طرف سے عائد ہیں۔ مثلاً تحریک جدید کا چندہ۔ جلسہ سالانہ کا چندہ نئے مرکز کا چندہ۔ انجمن کا چندہ۔ لیکن شرط یہ ہوگی۔ کہ اس تحریک سے پہلے یعنی ستمبر والی تحریک سے پہلے جو چندہ کوئی شخص دیتا تھا۔ اس سے یہ چندہ کم نہ ہو۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر دوسرا سال جا رہا ہے۔ مگر جماعت کا ایک معتد بہ حصہ ایسا ہے جو ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں ہوا۔ سب عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ وہ بار بار اس تحریک کو جماعت کے سامنے لاتے رہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر شخص کو اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کی سعادت بخشے۔ کیونکہ قربانیوں کے مواقع بھی بار بار نہیں ملا کرتے۔ ایک وقت وہ بھی آنے والا ہے۔ جبکہ ڈھیروں ڈھیر سونا بھی اس وقت کے دیئے ہوئے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔

(نظارت بیت المال)

روزنامہ الفضل
مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۴۹ء

درمیانی لائحہ عمل

یورپ میں لادینی فلسفہ کے زیر اثر سرمایہ داری نے ایسی صورت اختیار کر لی ہے۔ کہ جس نے معاشرہ میں بہت سی لاینحل الجھنیں پیدا کر دی ہیں۔ ایک طرف تو سامان تعیش کی فراوانی ہے۔ اور مالدار لوگ ان سے متمتع ہوتے ہیں۔ دوسری طرف ایسے غربا کی کثرت ہے۔ جن کو دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں۔ اور ان سے بڑھکر بہت زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ جنہیں روٹی تو مل جاتی ہے۔ مگر وہ امراء کی عیاشیوں کو دیکھکر اپنی حالت پر مطمئن نہیں۔ جمہوریت نے قانوناً تو دولت کمانے کے ذرائع سب کے لئے یکساں طور پر کھلے رکھے ہیں۔ مگر عملاً یہ حالت ہے کہ زر زر کشد در جہاں گنج گنج

اب جمہوری نظاموں کے ارباب حل وعقد اس سے بے خبر نہیں رہے۔ اور وہ ذی ثروت صاحبان پر بھاری بھاری ٹیکس لگا کر اور بڑی بڑی فیکٹریوں میں کام کرنے والوں کے لئے سہولتوں کے قانون بنا کر معاشرہ میں ایک توازن کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی امراء کی عیاشانہ زندگی اور غربا کی خشک زندگی میں اتنا فرق و تفاوت پیدا ہو چکا ہے۔ کہ عوام کے دلوں میں اطمینان اور تسلی پیدا نہیں ہوتی۔

یورپ کی اس اقتصادی بے اطمینانی نے ایسے فلاسفر پیدا کئے۔ جو اس تمام نظام کو درہم برہم کر دینے پر تل گئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ دولت کی تقسیم کا اصول سراسر غلط ہے۔ ہر ایک متنفس کا حق ہے۔ کہ وہ دنیا کی پیداوار سے یکساں طور پر فائدہ اٹھائے۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انہوں نے یہ طریقہ پیش کیا۔ کہ کوئی پیداوار کسی کی ذاتی ملکیت نہ سمجھی جائے۔ ساری دولت تمام قوم کی مشترکہ ملکیت قرار دی جائے۔ اور ہر ایک فرد کو حکومت کے اندازہ کے مطابق دیا جائے۔ خیالی طور پر تو یہ نظریہ بھی نہایت دلآویز ہے۔ اور جمہوری نظریہ سے کہ ہر ایک آدمی دولت کمانے میں آزاد ہے۔ کچھ کم دلچسپ نہیں ہے۔

اس وقت تقریباً تمام دنیا ان دونوں نظریوں کے لحاظ سے دو بڑے بڑے متقابل گروہوں میں بٹ گئی ہے۔ دونوں نظریوں کے حامی چاہتے ہیں۔ کہ ان کا نظریہ کامیاب ہو۔ دونوں کے پیچھے بڑی بڑی دنیاوی طاقتیں ہیں۔ اور دونوں ہی اپنے اپنے نظریہ کو کامیاب کرنے کے لئے مادی طاقت پر انحصار رکھتی ہیں۔ ان دونوں انتہائی نظریوں کے مابین کوئی راستہ ہے۔ جو دراصل اس مسئلہ کا صحیح حل ہے۔ ایسے درمیانی فریقوں کے معرض وجود میں آنے سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ خالص عقل بھی اس پیچیدہ مسئلہ کا کوئی حل تلاش کرنا چاہتی ہے

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ کہ سرمایہ دار ملکوں میں ایسے قانون پاس کئے جا رہے ہیں۔ جن سے سرمایہ داری اور ذاتی ملکیت کے مخالفین کو حتی الوسع مطمئن کیا جا سکے۔ دوسری طرف روس جو اشتراکیت کا گڑھ ہے۔ گو اپنے نظریہ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ اپنے نظریہ پر ایک دن بھی عمل کر کے نہیں دکھا سکا۔ اور یہ بھی قرین قیاس ہے۔ کہ اس حقیقت کو وہ بھی اب ضرور محسوس کر رہا ہے۔

اس طرح اب دنیا کے عقلمندوں کے سامنے جو سب سے اہم سوال ہو سکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان دونوں انتہائی نظریوں میں مصالحت پیدا کرنے اور اور کوئی معتدل طریق عمل معلوم کرنے کا راستہ ہے یا نہیں۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ انسانی عقل بہت حد تک اس نتیجہ پر پہنچ چکی ہے۔ کہ دنیا کا آئندہ امن کسی ایسے لائحہ عمل کو اختیار کرنے پر مبنی ہے کہ جو دونوں انتہائی نظریوں کے بین بین ہو۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ بعض حلقوں کی طرف سے ابتدائی پیمانے پر ایسی کوششیں بھی شروع ہو گئی ہیں۔ چنانچہ تمام دنیا کی ایک جمہوریت بنانے کی کوشش اور تمام مذاہب کی ایک مشترکہ کتاب مقدس بنانے کی آرزوئیں اسی حقیقت کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ کہ ان دونوں انتہائی نظریوں کے درمیان کا کوئی راستہ معلوم کیا جائے جس پر سب مطمئن ہو جائیں۔ اور ان دونوں انتہائی فریقوں کی رسہ کشی سے جو امن عالم کو خطرہ لاحق ہے۔ وہ ٹل جائے۔

جس مجرد عقل نے سرمایہ داری کو دنیا کے لئے لعنت بنا دیا۔ اسی مجرد عقل نے اشتراکیت کا عفریت پیدا کیا ہے اور اب دونوں میں مصالحت کرانے کے لئے بھی مجرد عقل ہی کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔ یہاں ایک اور بات بھی پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ اشتراکیت تو کھلم کھلا ایک ملحدانہ تحریک ہے۔ مگر سرمایہ دارانہ جمہوریتیں اگرچہ لادینی طریق کار ہی پر عامل ہیں۔ لیکن وہ مذہب کی حمایت کرتی ہیں۔ نہ اس لئے کہ انہیں مذہب سے کوئی دلچسپی ہے۔ بلکہ اشتراکیت کے خلاف محض ایک کارگر ہتھیار سمجھکر مذہب کی حامی ہیں۔

سوال یہ ہے۔ کہ کیا مجرد عقل یہ بظاہر لاینحل عقدہ حل کر سکتی ہے۔ جو لوگ اس پر وثوق رکھتے ہیں۔ وہ عقل سے وہ خدمت لینا چاہتے ہیں۔ جو اس کی حدود سے باہر ہے۔ عقل سفر حیات کے راستہ میں ایک چراغ راہ ضرور ہے۔ مگر وہ منزل کا تعین نہیں کر سکتی۔ انسانی حیات کی منزل کا تعلق مابعد الطبعیات سے ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ عقل کی وہاں تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ گو وہ ان نشانات کو پہچاننے میں مدد دے سکتی ہے۔ جو اس منزل کے راستہ میں رہنمائی کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ اگر عقل اس میں مدد نہیں دے سکتی۔ تو پھر سوال یہ ہے۔ کہ کیا مذہب مدد دے سکتا ہے۔ اس کا جواب نہیں بھی ہے۔ اور ہاں بھی۔ نہیں اس لئے کہ بت پرستانہ مذاہب کے زیر اثر عیسائیت نے جو مذہب کا تصور یورپ میں پیدا کیا۔ اس کے نتیجہ ہی میں لادینی فلسفہ معرض ظہور میں آیا۔ اور اس نے موجودہ صورت اختیار کی۔ اور یہ خیال عقیدہ اور عقل کے تضاد پر مبنی ہے۔ اس لئے مذہب کو انسان کی ایک نجی چیز سمجھ لیا گیا ہے۔ جس کا زندگی کے اجتماعی شعبوں سے کوئی تعلق نہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسا مذہب ایک ایسے سوال کا حل پیش نہیں کر سکتا۔ جس کا انسان کی پوری زندگی سے تعلق ہو۔ خواہ اس قسم کا کوئی مذہب تمام دنیا کے مذاہب کو ملا کر ہی کیوں نہ بنا لیا جائے۔ ہاں اس لئے کہ دنیا میں ایک ایسا مذہب موجود ہے۔ جو اعتقاد اور عقل کا ایسا فطری اور معتدل امتزاج کرتا ہے۔ کہ جس کو زندگی کے ہر شعبہ میں عمل کی کسوٹی پر آزمایا جا سکتا ہے۔ اور وہ مذہب ہے اسلام۔

افسوس ہے۔ کہ جن لوگوں کے سپرد اللہ تعالیٰ نے یہ امانت کی تھی۔ اب وہ خود مندرجہ بالا مغربی لادینی افراط و تفریط کا شکار ہو گئے ہیں۔ اکثر تو مذہب کو جواب ہی دے بیٹھے ہیں۔ اور جو کچھ اس سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک فریق تو اسلام کو بھی عیسائیت اور دیگر مذاہب کی طرح محض غیر عقلی اعتقادات کا مجموعہ سمجھتا ہے۔ اور وہی بت پرستانہ طریق عمل اختیار کئے ہوئے ہے۔ یہ گروہ مختلف ملاؤں اور صوفیوں کے زیر اثر ہے اور توہمات کی پرستش میں مصروف ہے۔ دوسرا فریق عقلمندوں کا فریق ہے۔ جو دین اسلام کو محض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کی گہرائیوں کی آواز سمجھتا ہے۔ اور یورپ کے فلسفے سے شکست خوردہ ذہنیت کا مالک ہے۔ اس آخر الذکر گروہ میں سے ایک فرقہ "سیاسی اسلام" کا نظریہ پیش کرنے لگا ہے۔ اور اسلام کو سیاست کی بھول بھلیوں میں گم کر دینا چاہتا ہے۔

اس انتشار و تفرق کے عالم میں صرف ایک جماعت ہے۔ جو خالص اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اور جو یورپ کے گھپ اندھیرے میں بھی اسلام کی کرنیں پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی نے آج یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ اسلام نہ صرف تمام مروجہ مذاہب پر غالب ہے۔ بلکہ لادینی فلسفہ کو بھی پوری پوری شکست دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ کام شروع ہو گیا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ بعض خود غرض لوگ بجائے مدد دینے کے اس جماعت کے راستہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم یہ امانت جلد از جلد یورپ کے عقلمندوں تک پہنچا دیں۔ تا کہ ان کی لادینی عقلمندی سے آج دنیا جس تباہی کے کنارے پہنچ گئی ہے۔ اس میں گرنے سے بچ جائے۔ اور وہ اسلام میں اس حل کو دیکھ لیں۔ جس کی اس وقت اشد ضرورت ہے۔

ربوہ کی سرزمین

کیا خوش آئند ہیں ربوہ کی فضائیں
کہسار سے ٹکراتی ہیں رحمت کی ہوائیں
اسلام کا چمکیگا یہاں اور ستارا
گونجیںگی فضاؤں میں فلک بوس دعائیں
اللہ کے ان بندوں کے یاں ہونگے گھرانے
ہر طرح سے جو پاک صفت خود کو بنائیں
اس بستی کو اللہ تو گلزار بنانا
سجدہ میں ہوا کرتی ہیں رو رو کے دعائیں
ہر طرح کے سامان سکوں ہو ویں میسر
کام آئیں گی یہ ابن مسیحا کی دعائیں
نکلیگا کسی روز یہاں چشمۂ صافی
توحید کے نغمات جو سب مل کے سنائیں
یہ دل میں ہوس ہے یہ تمنا ہے ہماری
اس پاک زمیں میں کوئی گھر اپنا بنائیں
اے ابر کرم ربوہ پہ رحمت کی نظر ہو
ہر سمت ہی اسلام کے شیدا نظر آئیں

(ڈاکٹر محمد بدر الحسن کلیم منڈی پاکپتن)

مساواتِ اسلامی پر ایک مختصر نوٹ

(از سیرۃ خاتم النبیین حصہ سوم جلد اوّل مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

(۵)

۳۔ تیسرے نمبر پر اسلام کا قانونِ تجارت ہے جس کی رو سے اسلام میں سودی لین دین ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اور آج دنیا کا سمجھدار طبقہ اس بات کو محسوس کر چکا ہے کہ سود ہی وہ چیز ہے جو ملکی دولت کے توازن کو برباد کرنے کی سب سے زیادہ ذمہ دار ہے کیونکہ اس کے ذریعہ غریبوں کا روپیہ سمٹ سمٹ کر آہستہ آہستہ امیروں کے خزانوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ (سورۃ البقرہ رکوع ۳۸ و ترمذی ابواب البیوع) اگر غور کیا جائے تو دراصل سود کی لعنت ہی سرمایہ داری کے پیدا کرنے کی بڑی موجب ہے۔ اگر آج سود بند ہو جائے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اوّل تو آہستہ آہستہ ملک کی بڑی بڑی تجارتیں یا تو حکومت کے ہاتھ میں چلی جائیں گی اور یا چھوٹی چھوٹی مناسب تجارتوں میں تقسیم ہو کر ملک کی دولت کو خود بخود پھیلا دیں گی اور دوسرے امیروں کے لئے غریبوں کے پسینہ کی کمائی پر ڈاکہ ڈالنے کا موقعہ نہیں رہے گا۔ یہ خیال کہ سود کے نظام کے بند ہونے سے تجارت ناممکن ہو جائے گی بالکل غلط اور باطل ہے۔ اور یہ خیال صرف موجودہ ماحول کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جبکہ یورپ و امریکہ کے سرمایہ داروں کی [illegible] سود کا جال وسیع ہو چکا ہے۔ ورنہ جب سود نہیں تھا اس وقت دنیا کی تجارت چلتی ہی تھی اور انشاء اللہ آئندہ بھی چلے گی۔ اور یہ خیال کہ اسلام نے صرف وہ سود حرام کیا ہے جو بڑی شرح کے مطابق چارج کیا جائے یا جس میں سود در سود کا طریق اختیار کیا جائے ایک محض نفس کا دھوکہ ہے جو اس دلدل میں پھنس جانے کی وجہ سے کمزور لوگوں کے دل میں پیدا ہوتا ہے ورنہ اسلام نے ہر قسم کا سود منع کیا ہے اور حق بھی یہی ہے کہ جو چیز ضرر رساں ہے وہ بہرحال ضرر رساں ہے خواہ وہ تھوڑی مقدار میں ہو یا بڑی مقدار میں۔

۴۔ چوتھے نمبر پر اسلام نے جوئے کی قسم کی تمام آمدنیوں کو جن کی بنیاد محض اتفاق پر ہوتی ہے منع قرار دیا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے بھی قوم اور ملک کی دولت میں ناواجب تقسیم کا رستہ کھلتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورۃ مائدہ رکوع ۱۲)

یعنی اے مسلمانو! شراب اور جوا اور بتوں کے تھان اور تقسیم کے تیر یقیناً ایک شیطانی عمل ہیں۔ پس تم ان سے بالکل دور رہو تا کہ تم کامیاب و بامراد ہو سکو۔

اس آیت میں یہ اصول بتایا گیا ہے کہ جوا ان شیطانی اعمال میں سے ہے جو قوموں کی کامیاب زندگی کو تباہ کرنے والے ہیں اور اس کی یہی وجہ ہے کہ جوئے میں دولت کے حصول کو محنت اور ہنرمندی پر مبنی قرار دینے کی بجائے محض اتفاق پر مبنی قرار دیا جاتا ہے جو نہ صرف قومی اخلاق کے لئے مہلک ہے بلکہ ملک میں دولت کی ناواجب تقسیم کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سا حکم نظر آتا ہے مگر اس سے اس لطیف نظریہ پر بھاری روشنی پڑتی ہے جو اسلام اپنے اقتصادی اور اخلاقی نظام کے متعلق قائم کرنا چاہتا ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کی آمدنی محنت اور ہنرمندی پر مبنی ہونی چاہئے نہ کہ اتفاقی حادثات پر۔ میسر کا لفظ بھی جو یسر (یعنی سہولت اور آسانی) سے نکلا ہے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے کہ جوئے کی آمدنی محنت اور ہنرمندی پر مبنی نہیں ہوتی بلکہ یونہی بیٹھے بٹھائے آسانی سے مل جاتی ہے جو اسلام کے اقتصادی نظریہ کے سراسر خلاف ہے۔

اوپر کی چار اصولی باتیں صرف اختصار کے خیال سے بیان کی گئی ہیں۔ ورنہ اسلام نے اپنے اقتصادی نظام میں دولت کے [illegible] بہت سے ذریعے تجویز کئے ہیں۔ اور اسلام کا منشاء ہے کہ ایک طرف تو ذاتی جدوجہد کا سلسلہ جاری رہے اور ہر شخص کے لئے اپنی ذاتی محنت کے پھل کھانے کا رستہ کھلا ہو۔ کیونکہ دنیا میں محنت اور ترقی کا یہی سب سے بڑا محرک ہے اور دوسری طرف ملکی دولت بھی ناواجب طور پر چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے محفوظ رہے۔ اور یہی وہ وسطی طریق ہے جس پر گامزن ہو کر مسلمان افراط و تفریط کے رستوں سے بچ سکتے ہیں۔

معذور لوگوں کی ذمہ واری حکومت پر ہے

لیکن اگر باوجود ان ذرائع کے ملک کا کوئی حصہ بیماری یا بیکاری کی وجہ سے یا زیادہ کنبہ دار ہونے کے نتیجہ میں اپنی جائز ضروریات کو اپنی جائز آمدنی سے پورا نہ کر سکے تو اس کے متعلق اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ ایسے لوگوں کی اقل ضروریات جو کھانے اور کپڑے اور مکان سے تعلق رکھتی ہیں ان کے پورا کرنے کی ذمہ داری حکومت پر ہے اور اس کا فرض ہے کہ اپنے ملکی محاصل سے ایسے لوگوں کی اقل بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کا انتظام کرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں یہی ہوتا تھا۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ جب عرب کے علاقہ بحرین کا رئیس مسلمان ہوا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدایت بھجوائی کہ:-

اَفْرِضْ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ لَيْسَ لَهٗ اَرْضٌ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ وَعَبَاءَةً

(زرقانی بحوالہ ابن مندہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۲)

یعنی "جن لوگوں کے پاس زمین نہیں ہے ان میں سے ہر شخص کو ملکی خزانہ میں سے چار درہم اور لباس گزارہ کے لئے دیا جائے۔"

اسی اصول کی طرف یہ قرآنی آیت اشارہ کرتی ہے کہ:-

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى

(سورہ طٰہٰ رکوع ۷)

یعنی "سچی بہشتی زندگی کی یہ علامت ہے کہ اے انسان! تو اس میں بھوکا نہ رہے اور نہ ہی ضروری لباس سے محروم ہو اور نہ ہی سردی سے ٹھٹھرے اور نہ ہی پیاس کی تکلیف اٹھائے اور نہ ہی دھوپ کی شدت میں جلے۔"

پس ہر اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس بات کا انتظام کرے کہ ملک و قوم کا کوئی فرد ان اقل ضرورتوں کی وجہ سے تکلیف نہ اٹھائے جو نسلِ انسانی کی بنیادی ضرورتیں ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ جہانتک ملکی دولت کی تقسیم کا سوال ہے اسلام نے اول تو قانون ورثہ اور قانون زکوٰۃ اور قانون تجارت اور حرمتِ قمار کے ذریعہ ایسی تجویزیں قائم کر دی ہیں کہ ان پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ملکی دولت کبھی بھی عامۃ الناس کے ہاتھ سے نکل کر چند سرمایہ داروں کے ہاتھ میں جمع نہیں ہو سکتی اور اگر بعض استثنائی حادثات کی وجہ سے پھر بھی کوئی فرد یا خاندان زندگی کی اقل ضرورتوں سے محروم رہ جائے تو اس کے لئے اسلام اس بات کی ہدایت فرماتا ہے کہ امیروں کی دولت پر مزید ٹیکس لگا کر غریبوں کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے۔ کیونکہ ہر انسان کا جو زندگی کی جدوجہد میں کوتاہی نہیں کرتا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ بہرحال بھوکا نہ رہے ننگا نہ ہو اور سر چھپانے اور سردی گرمی سے بچاؤ سے محروم نہ ہونے پائے۔

اقتصادی مساوات کے متعلق ایک خاص نکتہ

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام نے کیوں نہ جبری طریق پر دولت کی تقسیم کو بھی مساوی کر دیا یعنی جس طرح اسلام نے عدالتی معاملات میں پوری پوری مساوات قائم کی اور قومی اور ملکی عہدوں کی تقسیم کے معاملہ میں پوری پوری مساوات قائم کی اور تمدنی میل ملاقات کے معاملہ میں برادرانہ مساوات کا رنگ قائم کیا اور سب انسانوں کو ایک ماں باپ کے بیٹے اور سب مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دیا اسی طرح اس نے کیوں نہ دولت کو بھی سارے انسانوں میں برابر تقسیم کرنے کی سکیم جاری کی؟

سو اس سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ اسلام نے ایسا اس لئے نہیں کیا کہ ایسا کرنا ایک ظلم ہوتا اور اسلام ظلم کو مٹانے آیا ہے نہ کہ اسے قائم کرنے۔ دولت کی افراد میں مساویانہ تقسیم کے یہ معنی ہیں کہ ایک تو لوگوں کی ساری حاصل شدہ دولت ان سے جبری طور پر چھین لی جائے اور دوسرے آئندہ ان سے دولت پیدا کرنے کی طاقت اور دولت پیدا کرنے کا حق بھی چھین لیا جائے اور یہ دونوں باتیں ظلم میں داخل ہیں۔ بے شک قومی حقوق کی خاطر انفرادی حقوق پر جائز پابندیاں لگائی جا سکتی ہیں اور بے شک افراد سے یہ مطالبہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ وہ قومی مفاد کی خاطر ضروری قربانی دکھائیں۔ مگر افراد کے حقوق کو کامل طور پر مٹا کر قوم کے نام پر ان کے حقوق کو کلیۃً غصب کر لینا ظلم میں داخل ہے جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ علاوہ ازیں اگر غور کیا جائے تو اس رستہ پر پڑنے سے صرف انفرادیت ہی نہیں مٹتی بلکہ بالآخر قومیت کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ قوم افراد کے مجموعہ کا نام ہے اور اگر افراد کو دولت کمانے اور اس کا پھل کھانے کے حق سے محروم کیا جائے گا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ان سے دولت پیدا کرنے کا سب سے زبردست فطری محرک کھویا جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ اس محرک کے کھوئے جانے سے وہ بالآخر دولت پیدا کرنے کی قوت کو بھی ضائع کر دیں گے اور آہستہ آہستہ ان کے دماغی قویٰ میں انحطاط پیدا ہو جائے گا۔ بے شک یہ خطرہ اس وقت صرف ایک موہوم خطرہ نظر آتا ہے لیکن ہر شخص جو صحیح تدبر کا مادہ رکھتا ہے سمجھ سکتا ہے کہ ایک زمانہ کے بعد اس قسم کے قومی خطرات حقیقت بن جایا کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں دولت کی کامل طور پر مساویانہ تقسیم خود اشتراکی ممالک میں بھی نہیں پائی جاتی۔ مثلاً کیا مارشل سٹالن اور مسٹر مولوٹوو اور روس کے دوسرے صنادید اسی قسم کا کھانا کھاتے ہیں جیسا کہ روس کا مزدور یا کسان کھاتا ہے۔ یا اسی قسم کا کپڑا پہنتے ہیں جیسا کہ روس کا مزدور اور کسان پہنتا ہے یا اسی قسم کے مکانوں میں رہتے ہیں جس میں کہ روس کا مزدور یا کسان رہتا ہے یا اسی قسم کے حالات میں سفر کرتے ہیں جن میں کہ روس کا مزدور یا کسان سفر کرتا ہے؟ جب نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر مساوات کہاں رہی؟ صرف فرق یہ ہے کہ کسی نے سرمایہ داری کے رنگ میں ملک کی دولت پر ہاتھ صاف کیا اور کسی نے اشتراکیت کا پردہ کھڑا کر کے خادمِ ملت کے رنگ میں اپنے لئے خاص مراعات محفوظ کر لیں۔ حالانکہ فطری اور طبعی طریق وہ ہے جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ یعنی انفرادی حقوق اور انفرادی جدوجہد بھی جاری رہے اور غریبوں کو اوپر اٹھانے اور امیروں کی دولت میں سے ایک حصہ کاٹ کر غریبوں کی ضرورت کو پورا کرنے کا سلسلہ بھی قائم رہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ انتظام بھی قائم ہو کہ قومی اور ملکی دولت ناواجب طور پر چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے محفوظ رہے۔ (باقی)

درس الحدیث

کھانے کے آداب

حدیث نبویؐ کی روشنی میں

ازمکرم میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم۔اے

مرتبہ محمد شفیع صاحب اشرف

—— (۱) ——

حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم طعامًا فسقطت لقمۃ فلیمط مارابہ منھا ثم لیطعمھا ولا یدعھا للشیطٰن۔

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے۔ اور کھاتے وقت اس سے کوئی لقمہ گر جائے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ اسے جھاڑ پھونک کر جو کچھ اسے لگا ہے وہ ہٹا دے۔ اور اسے کھالے۔ اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

اس حدیث میں "لا یدعھا للشیطٰن"۔ یعنی شیطان کے لئے نہ چھوڑے کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر کھانا کھانے والا لقمہ کو اسی طرح گرا رہنے دیگا۔ تو کیڑے مکوڑے اور کئی قسم کے مضر جراثیم جمع ہو جائیں گے۔ اور اس طرح یہ چیز تکلیف اور بیماری کا موجب ہوگی۔

دوسرے یہ کہ خوراک کو اس طرح گرے رہنے دینا اور جھاڑ پھونک کر استعمال نہ کرنے کا ایک سبب تکبر بھی ہو سکتا ہے پس ایک معنی یہ ہوئے۔ کہ کھانا کھاتے وقت اس قسم کے شیطانی وساوس اور تکبر سے احتراز کیا جائے۔

—— (۲) ——

حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اکل طعامًا لعق اصابعہ الثلث۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ تو کھا چکنے کے بعد اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

اس حدیث سے بھی ہمیں تین باتوں کا علم ہوتا ہے اول یہ کہ کھانا اس طریق سے کھایا جائے۔ کہ ہاتھ کا کم سے کم حصہ ملوث ہو۔ بعض مخصوص علاقوں کے لوگوں کو ہم نے دیکھا ہے۔ کہ کھانے میں اپنا تمام کا تمام ہاتھ لت پت کئے ہوتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کے لئے یہ لازمی ہے۔ کہ وہ حضورؐ کے اس اسوہ کو مدنظر رکھیں۔

دوم یہ کہ کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لیا جائے۔ اسکی بڑی حکمت ایک یہ بھی ہے۔ کہ منہ اور معدہ میں بعض ایسے لعاب ہیں۔ کہ اگر وہ غذا کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ تو غذا کے ہضم میں بڑی مدد ملتی ہے۔ اور کھانے کے بعد انگلیوں کا چاٹنا ایسے لعاب پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔

سوم یہ کہ حتی الوسع کھانا ہاتھ سے ہی کھایا جائے۔ اور موجودہ رواج یعنی چمچے یا چھری کانٹے کے استعمال سے بچا جائے:-

—— (۳) ——

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث حضرت بنیشہ رضؓ سے مروی ہے۔ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من اکل فی قصعۃ ثم لحسھا استغفرت لہ القصعۃ۔

یعنی جس شخص نے تھالی میں کھانا کھا کر پھر اسے چاٹا۔ تو تھالی بھی اس کے لئے مغفرت طلب کرتی ہے۔ اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ قصعہ یعنی تھالی اس کے لئے مغفرت کا موجب کس طرح بنتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بعض لوگ باوجود بھوک اور ضرورت کے پھر بھی آخر میں محض تکبر کی وجہ سے کچھ نہ کچھ کھانا تھالی میں باقی چھوڑ دیتے ہیں۔ اسے حضورؐ نے ناپسند فرمایا پس جو شخص ایسے تکبر سے بچا ہے حضورؐ فرماتے ہیں کہ اس کے لئے یہ بات بھی موجبات مغفرت میں سے ایک موجب ہے۔ نیز اس سے یہ بھی مترشح ہوا۔ کہ جب کسی دوسرے برتن مثلاً ڈش وغیرہ سے لیکر سالن اپنی پلیٹ میں ڈالنا ہو۔ تو اندازاً اتنی مقدار میں ڈالنا چاہیئے۔ جو استعمال میں آسکے۔ یہ طریق درست نہیں کہ پلیٹ میں اتنی زیادہ مقدار میں سالن یا کوئی اور کھانا ڈال لیا جائے۔ کہ وہ باقی بچ جائے۔ اور استعمال میں نہ آسکے۔

جو شخص پلیٹ کو بالکل خالی کردے گا۔ ایک رنگ میں اس سے یہ مفہوم بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گویا اسکی مالی حالت کچھ بہت زیادہ اچھی نہیں۔ تو یہاں استغفرت القصعہ کے یہ معنی ہوئے۔ کہ یہ تکلیف بھی اس کے لئے موجب مغفرت ہو جاتی ہے (میرے اس خیال سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ اس سے امیر لوگوں کے لئے ایسا نہ کرنے کے جواز کا پہلو مل جاتا ہے۔ اور ہر آدمی اس لئے کھانا چھوڑ دے کہ وہ اپنی امارت کا اظہار کرے۔ اول تو خود امارت کے ثبوت دینے میں ہی تکبر اور ریا کا دخل ہے جسے حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ناپسند فرمایا۔ اور دوسرے یہ تشریح زیادہ تر استغفرت لہ القصعہ میں استغفار کی ایک اور نوعیت کو بیان کرنے کے لئے کی گئی ہے۔)

پس ان تین حدیثوں سے کھانے کے جن آداب کا ہمیں علم حاصل ہوتا ہے۔ وہ مختصراً یہ ہیں۔

(۱) کھانا کھاتے وقت اگر لقمہ گر جائے تو اسے صاف کرکے کھا لیا جائے۔

(۲) گرے ہوئے لقمہ کو زمین پر نہ پڑا رہنے دیا جائے

(۳) خدا تعالےٰ کے دیئے ہوئے رزق سے بے رغبتی نہ برتی جائے۔ اور تکبر اور شیطانی وساوس سے بچا جائے۔

بقیہ

ملیریا کی روک تھام

(از مکرم حکیم عبدالوہاب صاحب عمر)

برٹش کلونیل سروسس کے تازہ پرچے "کرونا" میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ برٹش گائنا میں ملیریا کثرت سے پھیلا کرتا تھا۔ مگر جب سے مچھر مار دوا

"ڈی۔ڈی۔ٹی"

کا استعمال شروع کیا گیا ہے۔ ملیریا بخار قریبًا اس علاقہ میں ہوتا ہی نہیں۔ جنگ کے دنوں میں امریکہ اور برطانیہ کی فوجیں برما کے جنگلوں میں جاپانیوں کا مقابلہ کر رہی تھیں۔ ان جنگلات میں مچھروں کی کثرت کی وجہ سے ملیریا بخار کثرت سے تھا۔ ایک ایسی دوا کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جو مچھروں کا قلع قمع کردے۔ چنانچہ سائنسدان ایسی دوا ایجاد کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اس دوا کا نام ہے ڈی۔ڈی۔ٹی اس دوا سے نہ صرف مچھر بلکہ مکھیاں۔ پسو اور دیگر بیسیوں قسم کے کیڑے جو فصلوں کو برباد کرتے ہیں مر جاتے ہیں۔ انسانوں کے لئے تو یہ دوا بے ضرر ہے۔ مگر کیڑے مکوڑوں۔ مچھروں اور مکھیوں کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتی ہے۔ اتحادیوں کے جنگ جیتنے کے اسباب میں سے ایک بڑا ذریعہ یہ تھا۔ کہ انہوں نے ملیریا کا قلع قمع کر دیا اور ڈی۔ڈی۔ٹی کی شکل میں ایسی دوا ایجاد کی۔ جس سے ان کی فوجیں ملیریا بخار میں بہت کم مبتلا ہوتی تھیں۔

ملیریا بخار ایک خاص قسم کے مچھر سے پیدا ہوتا ہے جس کا نام ہے انافیلز۔ انسانی خون اس جانور کو بہت مرغوب ہے۔ اپنا زیادہ وقت گھروں میں گذارتا ہے۔ چوہے کے بعد غالبًا یہ وہ جانور ہے۔ جس نے بنی نوع انسان کو ہلاک کرنے میں توپوں اور بندوقوں سے بھی زیادہ کام کیا ہے۔

گھروں میں اگر ڈی۔ڈی۔ٹی سیال یا پوڈر چھڑکتے رہیں۔ تو مچھر کا نام و نشان نہیں رہتا۔ اسکی قیمت بھی زیادہ نہیں۔ اور بازار میں عام طور پر مل سکتا ہے۔

ملیریا سے بچنے کے لئے ڈی۔ڈی۔ٹی کے علاوہ دو دوائیں ایسی ہیں۔ کہ اگر ہفتہ میں دو بار ان کا استعمال کرتے رہیں۔ تو ہم ملیریا سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ایک دوا کا نام ہے میپاکرین اور دوسری دوا کا نام ہے

پیلوڈرین
Paludrine

پیلوڈرین کونین سے زیادہ موثر دوا ہے۔ اور اس میں وہ نقائص بھی نہیں ہیں۔ جو کونین کے استعمال سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سر چکرانا اور کان بجنا۔ ان دواؤں کی قیمتیں بھی زیادہ نہیں۔ بطور حفظ ماتقدم ہفتہ میں دو بار اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر ملیریا بخار آجائے۔ تو پہلے دن تین گولیاں یکدم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بعض دفعہ ایک دن میں ہی ملیریا جاتا رہتا ہے۔ اس کے بعد دس دن تک تین گولیاں ایک صبح ایک دوپہر ایک شام بعد از غذا پانی کے ساتھ نوش کریں۔

پتہ مطلوب ہے

مجھے اللہ دتا صاحب جٹ ولد محمد امین جٹ ساکن تنبلی ضلع امرتسر ڈاکخانہ راعزیوال مسلمان کا پتہ مطلوب ہے۔ اللہ دتا صاحب قادیان میں عبداللہ جلد ساز کے مکان کے سامنے بیوہ محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر مرحوم کی دکان میں نمک مرچ وغیرہ کی دکان کرتے تھے۔ اللہ دتہ صاحب خود یا کوئی بھائی اس کا پتہ بتا کر مشکور فرمادے۔ بیوہ مستری قطب الدین صاحب مرحوم معرفت حکیم نظام جان گوجرانوالہ۔

مڈل سکول بہلولپور چک ۱۲۷ R.B کا شاندار نتیجہ

امسال سکول مذکور سے ۱۲ طالب علم امتحان مڈل میں شریک ہوئے۔ جو کہ بفضل خدا سب کے سب نہایت اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوئے۔ ہم بجا طور پر مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ سکول ہذا کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے۔ کہ ایسا شاندار نتیجہ رہا ہے۔ اس شاندار کامیابی کا سہرا سکول ہذا کے ہیڈ ماسٹر چودھری غلام رسول صاحب باجوہ اور انچارج ٹیچر ایم برکت علی صاحب ایس۔ وی مہاجر جالندھری کے سر ہے۔ جن کی شبانہ روز محنت اور کاوش سے ایسی شاندار کامیابی ہوئی ہے۔ ہم اہالیان علاقہ ایسی کامیابی کے لئے جملہ سٹاف سکول اور ہیڈ ماسٹر کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ یہ مدرسہ روز افزوں ترقی کرے۔ معززین علاقہ بہلولپور چک ۱۲۷ R.B ضلع لائل پور۔

بقیہ (۴) کھانا کھاتے وقت ہاتھ کے کم سے کم حصہ کو ملوث کیا جائے

(۵) کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لیا جائے۔

(۶) حتی الوسع کھانا ہاتھ سے کھایا جائے۔

(۷) کھانا کھانے کے بعد پلیٹ کو اچھی طرح صاف کر لیا جائے۔

(۸) ڈش میں سے اتنی مقدار میں سالن وغیرہ کی پلیٹ میں ڈالی جائے۔ جو استعمال میں آسکے۔ کھانے کے باقی آداب ان شاء اللہ تعالیٰ کسی اور موقع پر پیش کئے جائیں گے۔

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر ان کے متعلق کسی کو اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۹۳۵۲ میں صالحہ بیگم زوجہ محمد صدیق قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر چنیوٹ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ جون ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میں نے اپنے خاوند محترم سے اپنا حق مہر کے دو ہزار روپیہ ۲۰۰۰/- میں سے پانچسو ۵۰۰ روپیہ حاصل کر لیا ہے۔ جس کا دسواں حصہ ۱/۱۰ یعنی مبلغ ۵۰/- نقد ابھی ادا کر رہی ہوں۔ اور بقیہ ڈیڑھ ہزار روپیہ شوہر صاحب موصوف کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامتہ:- صالحہ بیگم معرفت محمد صدیق صاحب پنجابی دار جھنگ شوز لیدر مرچنٹ گواہ شد:- محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ حلقہ یو۔پی۔ بنگال بہار اڑیسہ۔ گواہ شد:- محمد صدیق پنجابی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دار جھنگ۔

وصیت ۹۳۶۷ میں مبارکہ بیگم بنت محمد صدیق صاحب قوم خواجہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ جولائی ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی قیمتی ۸۰/- روپیہ اور نقد مبلغ پچیس ۲۵ روپیہ جس کی کل میزان مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت بمد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہو گی۔ الامتہ:- مبارکہ بیگم گواہ شد:- شجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد:- محمد صدیق بقلم خود والد موصیہ:-

وصیت ۹۳۷۰ میں محمد رفیق ولد محمد صدیق صاحب قوم خواجہ پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ جون ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ خدا کے فضل و کرم سے میرے والد صاحب بزرگوار زندہ ہیں۔ اس لئے میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں والد صاحب کے ساتھ ہی تجارت کرتا ہوں۔ مجھے دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد بعد اس کے پیدا کروں۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:- محمد رفیق احمدی پنجابی لیدر اینڈ شو مرچنٹ چوک بازار دار جھنگ۔ گواہ شد:- محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال گواہ شد:- محمد صدیق والد موصی مذکور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دار جھنگ۔

وصیت ۹۳۷۱ میں محمد صدیق ولد امیر الدین صاحب قوم خواجہ پیشہ تجارت عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن محلہ گڑھ شہر چنیوٹ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جون ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ اس لئے میرے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے۔ معمولی تجارت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے اندازاً سو روپیہ ۱۰۰/- ماہوار آمد ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد بعد اس کے پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:- محمد صدیق بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دار جھنگ شوز اینڈ لیدر مرچنٹ چوک بازار دار جھنگ گواہ شد:- محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ حلقہ یو۔پی بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ گواہ شد:- محمد اشرف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دار جھنگ

وصیت ۱۰۷۲۱ میں محمد یاسین ولد ... ظہیر الدین صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت ... عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن کھلیشادہ ڈاکخانہ بنواری نگر ضلع پبنہ مشرقی بنگال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد بصورت مکان و زمین ۲۹ ایکڑ ۲ ڈسمل بقیمت اندازاً حسب ذیل ۵۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار پنشن مبلغ ۱۱۸/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اس کا ۱/۱۰ ادا کرتا رہوں گا۔ میری جائیداد علاوہ ازیں جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:- محمد یاسین

Mohd Yasin
Retd, Court Inspector
Vil Khalishadah
P.O- Banwarinager
Dist Pabsea
E. Pakistan E Bengal

وصیت ۱۰۷۳۳ میں آصفہ مسعودہ بنت نواب محمد علی خان صاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن رتن باغ ڈاکخانہ ... ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ مجھے صرف مبلغ ۲۰/- بیس روپے ماہوار بطور جیب خرچ کے میری والدہ صاحبہ کی طرف سے ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد جو جائیداد بھی میری منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی انجمن احمدیہ مالک ہو گی۔ الامتہ آصفہ مسعودہ گواہ شد:- مسعود احمد خان گواہ شد:- ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

وصیت ۱۰۷۳۵ میں امام دین قوم لوہار پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۲/۲۹ ۲۰ ساکن ... ڈاکخانہ پیر و شاہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ گروی لی ہوئی زمین مبلغ ۱۲۰۰/- بارہ سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرا گذارہ مبلغ ۱۵ روپے ماہوار ہے۔ جو سلسلہ کی طرف سے بطور وظیفہ ملتے ہیں۔ کل روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں علاوہ ازیں میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن قادیان مالک ہو گی۔ العبد:- امام دین لوہار مڈل سکول ڈاکخانہ خاص سیالکوٹ:۔ گواہ شد:- حاکم شاہ گواہ شد:- غلام حسین:-

وصیت ۱۰۷۴۳ میں حمید علی ولد برکت علی صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۵ ھ۔ گ۔ ب۔ ڈاکخانہ گنگا پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میں اپنے جیب خرچ مبلغ پچیس ۲۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی و بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں حصہ وصیت جیتے جی ادا کر جاؤں۔ تو بمد وصیت مجرا سمجھا جاوے۔

العبد:- حمید علی جماعت دہم گورنمنٹ ہائی سکول جڑانوالہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:- محمد الدین تاجر چک ۶۵ ضلع لائل پور گواہ شد:- حمید احمد سیناسی دیہاتی مبلغ ۴۹۲۵ حال چک ۵۶۷ ...

وصیت ۱۰۷۴۵ میں حبیب اللہ خان ولد خان میر صاحب افغان پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ ناصر آباد قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد مبلغ ۴۸/- روپیہ کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو انجمن مذکور اس میں سے میرے ورثاء سے بھی ۱/۹ حصہ وصول کرلے۔ یہ وصیت نامہ بحق صدر انجمن احمدیہ تحریر کر دیا ہے تاکہ سند رہے العبد:- حبیب اللہ خان بقلم خود گواہ شد:- رشید احمد خان موصی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رسالپور چھاؤنی۔ گواہ شد:- محمد عبد اللہ خان ولد مستری علیم اللہ دارالرحمت قادیان۔

وصیت ۱۰۷۴۶ میں خوشی محمد ولد رکن الدین صاحب قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن داتہ زید کا ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اراضی تعدادی ۴ کنال واقع داتہ زید کا بلا شرکت غیرے ہے۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ ۵۰/- روپے (پچاس) ہے۔ میں اپنی اراضی مذکورہ اور ماہوار تنخواہ کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ العبد، دستخط انگوٹھا، خوشی محمد مڈل سکول دیالکوٹ، گواہ شد:- جو رشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- صوبیدار عطاء اللہ خان گواہ شد:- قائم دین صاحب۔

وصیت ۱۰۷۵۰ میں سکینہ بیگم زوجہ نعمت علی صاحب قوم سید احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی ہشت کال ڈاکخانہ بہادرپور

بازیافتہ کشمیری مستورات اور بچے

لاہور ۱۹ مئی:۔ مندرجہ ذیل ۱۹ کشمیری مسلمان لڑکیاں جن کے نام اور پتے نیچے دیئے گئے ہیں۔ اس وقت ہرت مر کیمپ میں موجود ہیں اس کی بازیابی کے پیش نظر لڑکیوں کے رشتہ داروں کو چاہیئے۔ کہ وہ بذات خود یا بذریعہ خط و کتابت افسر انچارج شعبہ برآمدگی مستورات مغویہ سول سیکرٹریٹ لاہور سے جلد ملیں

(۱) مہرداراں بی بی عمر ۳۰ سال زوجہ فقیر جولاہا سکنہ موضع سہارن گیٹ ضلع کٹھوعہ ریاست جموں -
(۲) علی بخش عمر ۱۳ سال ولد " " " " " " "
(۳) حاکمی بی بی عمر ۳۰ " زوجہ اللہ دتہ جولاہا " " " " "
(۴) سردار اں عمر ½ ۱ " دختر " " " " " "
(۵) گلاب عمر ۱۵ سال " بلو جولاہا " " " " "
(۶) خورشید عمر ۱۰ " " رحمت علی جولاہا موضع الھتابی ریاست جموں
(۷) راجن عمر ۵ سال " " " " "
(۸) حمیداں عمر ½ ۴ سال دیگر کوائف نامعلوم
(۹) صبوری بی بی عمر ۲۰ سال زوجہ اللہ دتہ موضع منگوٹہ ریاست جموں
(۱۰) مختاراں بی بی عمر ۱۹ سال دختر طالب جیلدار موضع کود تادات ریاست جموں
(۱۱) عائشہ بی بی عمر ۲۵ سال زوجہ عزیز قوم کھٹی راجپوت موضع بگیاٹ " "
(۱۲) خورشیداں عمر ۵ سال دختر سندر جولاہا موضع ... تحصیل کٹھوعہ ریاست جموں
(۱۳) کھتو عمر ۱۳ سال دختر تاج لاہا موضع و ڈاکخانہ سہارن گیٹ کٹھوعہ "
(۱۴) اللہ بخش عمر ۱۱ سال ولد فقیر جولاہا " " "
(۱۵) نذیر عمر ۱۳ سال ولد لنگو جولاہا موضع جنگلوٹ کٹھوعہ " "
(۱۶) نیر دزبی بی عمر ۱۲ سال دختر غلام کٹھوعہ خاص ریاست جموں
(۱۷) صفیہ عمر ۱۷ سال دختر شاہ دین محلہ پرانی منڈی ریاست جموں
(۱۸) احراں عمر ۱۷ سال دختر عنایت جولاہا موضع بسوہلی ضلع کٹھوعہ ریاست جموں
(۱۹) جی بی عمر ۲۰ سال سراج دین گوجر موضع میاں دی چھنی ریاست جموں

کم سنوں کے جرائم کے متعلق برطانوی طریقہ کار

لنڈن ۱۹ مئی۔ تین مصری اور ایک سوڈانی کم سنوں کے جرائم میں برطانوی طریقہ کار کا مطالعہ کرنے کے لئے یہاں پہنچے ہیں۔ اس کورس کا انتظام دو تین ہفتہ میں ختم ہوگا۔ جو برطانوی قونصل نے دفتر داخلہ کے اشتراک سے کیا ہے۔ ان مصری اور سوڈانی طالب علموں کے نام یہ ہیں۔ میجر نفس گرگس ڈائرکٹر عمارہ ریفارمیٹری سکول احمد محمد عطیہ بلنے بیلو پولس کے سرکاری وکیل کے نائب۔ احمد حمدی حفیظ بیلے۔ قاہرہ کی کم سنوں کی عدالت کے جج اور المیک خالد قندی خرطوم صوبہ کے پروبیشن افسر

یہ کم سنوں کی عدالت پر لیکچر سنیں گے۔ اور کم سنوں کی عدالت منظور شدہ سکول اور بورسٹل اداروں کا معائنہ کریں گے۔ کورس ۱۳ جون کو ختم ہوگا۔ (اسٹار)

مصر مہاجرین کے لئے سکول قائم کریگا

قاہرہ ۱۹ مئی۔ مصر کے وزیر تعلیم علی ایوب بے نے اسٹار کو بتایا کہ مصر فلسطین کے علاقوں میں کویکر سوسائٹی آف فرینڈز کی زیر نگرانی اسکول قائم کرے گا۔ (اسٹار)

— دمشق ۱۹ مئی۔ شام کی مجلس وزراء نے شامی علاقے میں پائپ لائن تعمیر کرنے کی ٹریپ لائن کمپنی کی سکیم

اعلان نکاح

نصر احمد پال ولد محمد دین احمد پال آف آنچی حال سیالکوٹ کا نکاح امۃ اللطیف ولد بابو محمد بشیر صاحب مہاجر از قادیان حال مقیم گوجرانوالہ شہر سے مہر ۲۰۰۰ Rs بموقعہ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک ہو

عبد الرشید

باہیاں ضلع ہوشیارپور قائمی بوشش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۳۱ روپے ہے (۲) مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۵ روپے ہے (۳) کانوں کے طلائی سیٹ ... وزنی چھ ماشہ قیمتی -/۶۰ روپے اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے میں ماہوار آمد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو کہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی انشاء اللہ۔ جائیداد منقولہ میں سے جب بھی میرے خاوند کی طرف سے حق مہر ادا ہوگا۔ ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں گی۔
العبد:۔ سکینہ بیگم مکان ... محلہ کھٹیاداں بھیرہ ڈاکخانہ خاص سرگودھا۔ گواہ شد:۔ نعمت علی صاحب خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد افضل الٰہی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا۔

وصیت ... میں زبیدہ بیگم بنت مرزا فتح محمد صاحب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔
ایک عدد انگوٹھی طلائی ½ تولہ -/۶۰ روپے
ایک جوڑے کانٹے طلائی ۱ تولہ -/۱۰۲ روپے
سونا ½ تولہ -/۵۰ روپے
ایک جوڑی پازیب نقرئی ۳ تولہ (تین)
اس کے علاوہ مبلغ پانچ روپے جیب خرچ والد صاحب سے ملتے ہیں۔ مذکورہ بالا تمام جائیداد کی ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر آئندہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔
العبد:۔ زبیدہ بیگم بقلم خود۔
گواہ شد:۔ مرزا فتح محمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد:۔ سیدہ بیگم اہلیہ مرزا فتح محمد صاحب۔